رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۲۸ ۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فیض علی صابر منیجر

البدر

(محمد افضل) (ایڈیٹر)

نمبر ۷ | قادیان دارالامان ۶ - مارچ ۱۹۰۳ء مطابق ۶ - ذوالحجہ ۱۳۲۰ ہجری بروز جمعہ | جلد ۲

مسلسل ڈائری

گذشتہ اشاعت سے آگے

بقیہ ۲۸ جنوری ۱۹۰۳ء

وجودی مذہب اور اس کا رد

جالندھر سے ایک صاحب تشریف لائے ہوئے تھے انہوں نے عرض کی کہ وہاں ان وجودیوں کا بہت زور ہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ اصل میں ان لوگوں کا اباحتی رنگ ہے دہریوں میں اور انہیں بہت کم فرق ہے ان کی زندگی بے قیدی کی زندگی ہوتی ہے خدا کے حدود اور فرائض کا بالکل فرق نہیں کرتے۔ نشہ وغیرہ پیتے ہیں ناچ رنگ دیکھتے ہیں زنا کو اصول سمجھتے ہیں

ایک دفعہ ایک وجودی میرے پاس آیا اور کہا کہ میں خدا ہوں اُسنے ہاتھ آگے بڑھایا ہوا تھا میں نے اس کے ہاتھ پر زور سے چٹکی کاٹی حتی کہ اس کی چیخ نکل گئی تو میں نے کہا کہ خدا کو درد بھی ہوا کرتا ہے اور چیخ بھی نکلا کرتی ہے +

انسان خدا کی صورت پر

پھر نو وارد صاحب نے بیان کیا کہ وہ کہا کرتے ہیں کہ انسان کو خدا نے اپنی صورت پر بنایا ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ توریت میں جو یہ لکھا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تخلقوا باخلاق اللہ یعنی خدا نے چاہا ہے کہ انسان خدا کے اخلاق پر چلے جیسے وہ ہر ایک عیب اور بدی سے پاک ہے یہ بھی پاک ہو جیسے اس میں عدل۔ انصاف اور علم کی صفت ہے یہی اس میں ہو اس لیے اس خلق کو حسن تقویم کہا ہے لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم۔ جو انسان خدائی اخلاق اختیار کرتے ہیں وہ اس آیت سے مراد ہیں اور اگر کفر کرے تو پھر اسفل السافلین اس کی جگہ ہے +

وجودیوں سے جب بحث کا اتفاق ہو تو اول ان کو خدا کی تعریف پوچھنی چاہیے کہ خدا کسے کہتے ہیں اور اس میں کیا صفات ہیں وہ مقرر کرکے پھر اُنسے کہنا چاہیے کہ اب ان سب باتوں کا تم اپنے اندر ثبوت دو۔ یہ نہیں کہ جو وہ کہیں وہ سنتے چلے جاؤ اور ان کے پیچ میں آجاؤ بلکہ سب سے اول ایک معیار خدائی قائم کرنا چاہیے بعض ان میں سے کہا کرتے ہیں کہ ابھی ہم خدا بننے میں کچھ کسر ہے تو کہنا چاہیے کہ تم بات نہ کرو جو کامل ہو گذرا ہو اسے پیش کرو۔ اسمقام پر میر ناصر نواب صاحب نے ایک عمدہ لطیفہ کہا کہ اگر وہ جواب دیویں کہ وہ مر گیا ہے تو کہنا چاہیے کہ کمبخت کیا خدا بھی مرا کرتا ہے۔

یہ ایک ملحد قوم ہے۔ تقوے۔ طہارت صحت نیت پابندی احکام بالکل نہیں۔ تلاوت قرآن نہیں کرتے ہمیشہ کافیاں پڑھتے ہیں۔ اسلام پر یہ بھی ایک مصیبت ہے کہ آج کل جس قدر گدی نشین ہیں وہ تمام قریب قریب اس وجودی مشرب کے ہیں سچی معرفت اور تقوے کے ہرگز طالب نہیں ہیں اس مذہب میں دو شے خدا کے بہت مخالف پڑی ہیں ایک تو کمزوری دوسری ناپاکی۔ یہ دونوں خدا میں نہیں ہیں اور سب وجودیوں میں پائی جاتی ہے۔ لطف کی بات ہے کہ جب کسی وجودی کو کوئی بیماری سخت مثل قولنج وغیرہ کے ہو تو اس وقت وہ وجودی نہیں ہوا کرتا۔ پھر اچھا ہو جاوے تو یہ خیال آیا کرتا ہے کہ میں خدا ہوں +

مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۰۳ء پنجشنبہ

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے اپنے وقت وقت پر باجماعت ادا کیں اور سیر کے لیے بھی آپ تشریف لائے

سیر

مولوی نور احمد صاحب از لودی ننگل اپنی پنجابی نظم جو کہ انہوں نے چند ایک منکرین کے رد میں لکھی تھی سناتے رہے۔ جھوٹ چونکہ آج کل اس الہی سلسلہ کے دشمنوں کی عام عادت ہو گئی ہے اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ جھوٹ جیسا۔ لعنتی کام اور کوئی نہیں اور پھر خصوصًا وہ جھوٹ جو کہ آبرو۔ عزت وغیرہ پر ہوتا ہے جس پیٹ سے ایسی ایسی باتیں نکلا کرتی ہیں اُسے نفس کہتے ہیں +

دل دکھانا… [illegible]

اس کے بعد اسی آبرو کے مضمون پر حضرت اقدس نے اپنے خون کے مقدمہ میں ایک واقعہ بیان کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو ہر ایک کی آبرو حتی کہ اپنے دشمن کی آبروداری کا بھی کسقدر خیال ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ اس قتل کے مقدمہ میں ہمارا ایک مخالف

گواہ کی وقعت کو عدالت مین کم کرنے کی نیت سے ہمارے وکیل نے چاہا کہ اس کی ماں کا نام دریافت کرو مگر مین نے اُسے سوال کرنے سے روکا اور کہا کہ ایسا سوال نہ کرو جس کا جواب وہ مطلق دے ہی نہ سکے اور ایسا داغ ہرگز نہ لگاؤ جس سے اُسے مفر نہ ہو حالانکہ ان ہی لوگون نے میرے پر جہوٹے الزام لگائے۔ جہوٹا مقدمہ بنایا افترا باندھا اور قتل اور قید مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکیا میری عزت پر کیا کیا حملے کر چکے ہوئے تہے اب بتلاؤ کہ میرے پر کونسا خوف ایسا طاری تہا کہ مین نے اپنے وکیل کو ایسا سوال کرنے سے روکدیا صرف بات یہ تہی کہ مین اس بات پر قائم ہون کہ کسی پر ایسا حملہ نہ ہو کہ واقعی طور پر اس کے دل کو صدمہ دیوے اور اُسے کوئی راہ مفر کی نہ ہو ٭

اس پر ایک مخلص خادم نے عرض کی کہ حضور میرا دل تو اب بہی خفا ہوتا ہے کہ یہ سوال کیون اس پر نکیا گیا آپ نے فرمایا کہ میرے دل نے گوارا نہ کیا۔ اُس نے پہر کہا کہ یہ سوال ضرور ہونا چاہئے تہا آپ نے فرمایا کہ **خدا نے دل ہی ایسا بنایا ہے تو بتلاؤ مین کیا کرون**

اخلاق فاضلہ ایک صاحب آمدہ از جالندہر نے عرض کی کہ حضور وہان شحنہ ہند نے بہت سے آدمیون کو روک رکہا ہے اس کا کیا علاج کرین فرمایا صبر کرو۔ ایسا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین لوگ تو آپ کی مذمت کیا کرتے تہے مگر آپ ہنس کر فرمایا کرتے کہ ان کی مذمت کو کیا کرون میرا نام تو خدا نے اول ہی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رکہدیا ہوا ہے اسیطرح خدا تعالےٰ نے مجہے بہی الہام کیا جو کہ آج سے ۲۲ برس پیشتر براہین مین چہپا ہوا ہے یحمدک اللہ یعنی خدا تیری تعریف کرتا ہے۔ جہوٹ ایسی شئے ہے کہ آخر ایک دن جاکر انسان اوس سے تہک جاتا ہے پہر اگر خدا توفیق دیوے تو توبہ کرتا ہے ورنہ اسیطرح نامراد مر جاتا ہے ٭

علاج اس وقت آپ نے تشریف لاکر تہوڑی دیر مجلس کی بعض دوست مثانہ سے جمکر وغیرہ تکلیف دیکر پیشاب کی طرح نکلتے ہین ان کی بنسبت فرمایا کہ نربسی ۳ رتی اور وائٹم اپیکاک کا استعمال اس کے واسطے بہت مفید ہے اور چاول وغیرہ لیسدار اشیاء کا استعمال نکرنا چاہئے یہی لیس منجمد ہو کر کنکر بنجاتی ہے پہر فرمایا کہ میرے والد صاحب کو بہی یہ مرض رہا ہے وہ صبر کی گولیان استعمال کیا کرتے تہے بہت مفید ہین اس مین صبر۔ سہاگہ۔ بزرابنج۔ فلفل۔ دارفلفل وغیرہ

عصر اس وقت ایک خط کے ذریعے سے خبر ملی کہ جہلم مین ایب پہر کرم دین کا ارادہ مقدمہ کا ہے اور وہ نگرانی کرانا چاہتا ہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ گہبرانا نہ چاہئے یہ تو خدا کے عجائبات ہین سہ

ہر بلا کین قوم را حق دادہ است
زیر آن گنج کرم بنہادہ است

ما ننسخ من آیۃ کا نقشہ فرمایا صبح کو ایک الہام ہوا تہا میرا ارادہ ہوا کہ لکہلون۔ پہر سانظیر بہر وسا کر گئے نہ لکہا آخر وہ ایسا بہولا کہ ہر چند یاد کیا مطلق یاد نہ آیا در اصل یہی بات ہے ما ننسخ من آیۃ او ننسہا نات بخیر منہا او مثلہا ٭

قبل از عشا جہلم سے مقدمہ کی فیصلہ کی نقل منگوائی گئی تہی اس وقت وہ حضرت اقدس سنتے رہے۔ کسی نے کہا کہ اس پر ہم نالش کر سکتے ہین۔ حضرت نے فرمایا کہ ہم نالش نہین کرتے یہ تو اسرار الٰہی ہین ایک برس سے خدا نے اس مقدمہ کو مختلف پیراؤن مین ظاہر کیا ہے ابہی کیا معلوم کہ وہ اس کے ذریعے سے کیا کیا اظہار کریگا معلوم ہوتا ہے کہ بفعل مقدمہ خدا کی طرف سے تہا۔ قانون کے ذکر پر فرمایا کہ واقعی قانون نے بڑی دانشمندی سے کام لیا ہے کہ مذہبی امور کو دنیاوی امور سے الگ رکہا ہے کیونکہ مذہبی عالم کی باتون کا دار و مدار تو آخرت کے متعلق ہوتا ہے نہ کہ دنیا کے متعلق ٭

تصرف الٰہی مقدمات کے فیصلون کی نسبت فرمایا کہ میرا اپنا اصول یہ ہے کہ بدتر سے بدتر انسان بہی اگر مقدمہ کرے تو اس مین تصرف اللہ تعالیٰ کا ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ جو چاہتا ہے اس سے فیصلہ لکہواتا ہے انسان پر بہروسا شرک ہے بلکہ اگر ایک بہیڑیے کے پاس بہی مقدمہ جاوے تو اس کو خدا سمجہہ عطا کر دے گا ٭

مورخہ ۳۰ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز جمعہ

آج فجر۔ ظہر اور عصر کی نمازین حضرت اقدس نے اپنے اپنے وقت پر باجماعت ادا کین۔ مغرب اور عشا کی نماز بوجہ بارش کے جمع کر کے ادا کی گئین۔ عشا سے قبل اسی لئے کوئی مجلس نہین ہوئی۔ اور جمعہ بہی چہوٹی مسجد مین آپنے ادا کیا ٭

عصر اس وقت آپنے آکر ارشاد فرمایا کہ جو الہام مجہکو بہول گیا تہا آج یاد کیا ہے اور وہ یہ ہے ان اللہ مع عبادہ یواسیک یعنی اللہ اپنے بندون کے ساتہ ہے اور تیری غمخواری کرے گا

نیز اس وقت آپنے دو خوابین سنائین جو کہ قبل ازین البدر جلد ۱ صفحہ ۱۴ پر زیر عنوان تازہ حالات شائع ہو چکی ہین

مورخہ ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز شنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرۃ اقدس نے اپنے اپنے وقت پر باجماعت ادا کین بوجہ بارش و کیچڑ آج سیر بند رہی اور عصر اور عشا سے قبل آپنے مجلسین کین ٭

عصر ایک خط آمدہ از جہلم کے ذریعے سے کرم دین نے ایک اور مقدمہ حضرت اقدس پر لائیبل دائر کیا ہے اور اس مین دکہایا ہے کہ کتاب مواہب الرحمن مین میرے حق مین سخت الفاظ شائع کئے گئے ہین اسپر آپنے فرمایا کہ اب یہ اون لوگون کی طرف سے ابتدا ہے کیا معلوم کہ خدا تعالےٰ ان کے مقابلے مین کیا کیا چالین اختیار کرے گا یہ استغاثہ ہم پر نہین بلکہ اللہ تعالےٰ پر ہے ٭

معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگون کا منشاء مقدمہ کر کے تہکا دینے کا ہے اور الہام ان اللہ مع عبادہ یواسیک اسی کے متعلق ہی معلوم ہوتا ہے اور ساکرمک اکراما عجبا سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے جیسے یہ لوگ آگے بڑہینگے خدا تعالےٰ کی کارروائی شدت سے ہوگی

ہماری جماعت ایمان تو لاتی ہے مگر اصل مین مدار ایمان نشانون پر ہوتا ہے اور گو انسان محسوس نکرے مگر اس کے اندر ایک حصہ کمزوری کا ہوتا ہے جب تک وہ دور نہ ہو تو اعلیٰ مراتب اور رویت اللہ کا درجہ نہین ملتا اب خدا تعالیٰ وہ کمزوریان بذریعہ نشانات کے دور کرنا چاہتا ہے کہ جماعت ترقی کرے اب وہ پہلا وقت نہین رہا بلکہ ایک اور طرح کا رنگ آ گیا ہے۔ ان اللہ علیٰ نصرہم لقدیر اب اللہ تعالےٰ کی نظر سے صادق کاذب۔ خائن اور مظلوم پوشیدہ نہین ہے۔ یہ ہونا چاہئے کہ سب گروہ متفق ہون جیسے جنگ احزاب مین ہوئے تہے جسے بچہ بچہ جانتا ہے۔ خواب مین جو یہ دکہایا گیا کہ شیر کو مارا ہے اس سے پتہ لگتا ہے کہ کوئی عظیم الشان کام ہے اب یہ ارضی بات نہین ہے سب کچہ خدا نے چاہا ہے اور یہ ایک سر مکتوم ہے مین نے خواب دیکہا ہے کہ جماعت نے کہا ہم پکڑے گئے (احوال خواب دیکہو البدر صفحہ ۱۴ جلد ۲) ممکن ہے کہ کوئی ایسا وقت اور ایسی بات آ دے کہ جماعت کو یاس حاصل ہو اب وہ وقت ہے کہ خدا اپنے ہاتہ سے لڑے گا یہ وہی وقت ہے جس کی طرف اشارہ

بقیہ ڈائری

مورخہ ۱۳ فروری سنہ ۱۹۰۳ء
(گذشتہ اشاعت سے آگے)

حضرۃ اقدس — خدا تعالیٰ نے کبھی یہ نہیں کیا کہ اطمینان کا صرف ایک ہی طریق رکھا ہو کیونکہ کسی طرح اور کسی کو کسی طرح حاصل ہوتا ہے دیکھئے موسیٰ علیہ السلام کے وقت اور رنگ تھا اور مسیح علیہ السلام کے وقت اور پھر پیغمبر خدا صلعم کو اور رنگ کے معجزات دئے حضرۃ موسیٰ کے ساتھ جو اون کے اصحاب تھے انہوں نے سونٹے وغیرہ کے معجزات دیکھے مسیح علیہ السلام کے ساتھ جو حواری تھے انہوں نے وہ دیکھا جو موسیٰ کے اصحاب نے نہ دیکھا تھا پھر جو وقت پیغمبر خدا کو ملا۔ آپ کے معجزات اسی وقت کے مناسب حال تھے۔

بیشک وہ شخص بڑا کذاب ہے جو نرا دعویٰ کرتا ہے اور تائیدی نشان اور معجزات اپنے ساتھ نہیں لاتا ہاں معجزات مداری کا کھیل نہیں کہ جو کچھ اس سے مانگا اس نے جھٹ لوگر سے یا تھیلے میں سے نکالکر دکھا دیا ایک سوال آنحضرۃ صلعم سے کئی ہوئے کہ آسمان پر جاؤ مردوں کو زندہ کر کے دکھاؤ کہ وہ تمہاری صداقت کی شہادت دیویں سونے کا گھر بناؤ وغیرہ مگر اس سب کا جواب آنحضرت نے یہ دیا کہ **سبحان ربی** اس سے معلوم ہوا کہ اقتراحی پیش نہیں جاتے۔ ادب سے انسان کو مودب ہونا چاہئے نشان اس قسم کے ہوتے ہیں کہ انسان ان کی مثل لانے پر قادر نہیں ہوسکتا۔ سو ایسے نشان ہم نے نزول المسیح میں لکھے ہیں اور ایک طریق سے دیکھا جاوے تو یہ نشان کئی لاکھ موجود ہیں آپ ایکدو دن ٹھہریں اور دیکھ لیویں +

محمد یوسف صاحب — اجی جناب میں ٹھیر کر کیا کرونگا۔ ایکلا آدمی ہوں اور یہاں یہ جوش و خروش ہے میں ڈرتا تو کسی سے نہیں مگر ایسا ہی لگتا ہے تو میں ابھی تار دیکر اپنے دوستوں کو بلا لیتا ہوں۔

ناظرین پر واضح ہو کہ اس اثنا میں جبکہ ہمارے ایک شیخ احمدی بھائی نے ایک سائل کو غیر تمندانہ جواب دیا تھا تو حضرت اقدس نے انکو چپ کروا دیا تھا پھر محمد یوسف صاحب کے اس اعتراض پر فرمایا +

حضرۃ اقدس — یہ تقاضائے محبت ہے کچھ اور نہیں۔ محبت میں ایسا ہوا کرتا ہے آنحضرت صلعم کے وقت میں بھی اس کی نظیر دیکھی جاتی ہے کہ ابوبکر جیسا شخص جو کہ غایت درجہ کا مودب تھا جب اس کے سامنے ایک کج سر برآوردہ شخص نے رسول اللہ صلعم کی ڈاڑھی کو ہاتھ لگا کر کہا کہ تو نے ان مختلف لوگوں کا جتھا بنا کر جو عرب کی قوم کا مقابلہ کرنا چاہا یہ غلطی ہے تو حضرۃ ابوبکر نے اس وقت بڑے غصہ میں آکر اسی کہا انسس نظرالالات (یہ عرب ایک … مین …) آپ کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ یہ کس قدر نقصان برداشت کر کے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ محبت نے ہم کو سکھایا ہوا ہے آپ نووارد اور بہ قابل احترام ہیں۔

اس عرصے میں محمد یوسف صاحب کا جوش بھی کم ہو گیا تو پھر آپ نے استفسار فرمایا +

حضرۃ اقدس — اچھا اب یہ بتلاؤ کہ عزم مصمم کر لیا ہے کہ دو تین روز یہاں رہو۔

محمد یوسف صاحب — اسوقت نہیں کل بتلا سکتا ہوں

حضرۃ اقدس — میرا منشا یہ ہے کہ آپ دور و دراز سے تکلیف سفر برداشت کر کے آئے ہیں تو کچھ تھوڑی سی واقفیت ہو جاوے ہمیں تو بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ تشریف لائے +

محمد یوسف صاحب — کچھ اور امور بھی قابل دریافت تھے مگر وہ میں دریافت کر چکا ہوں اور اطمینان ہو گیا ہے

حضرت اقدس — میں نصیحت کرتا ہوں کہ آپ ۳ دن ضرور ٹھہرئے اگر کچھ اور بھی پوچھنا ہے تو آہستہ آہستہ پوچھ لیجئے آمدن بہ ارادت رفتن باجازت ۳ دن ضرور ٹھہریے۔

محمد یوسف صاحب — میں تعتبہ نہیں کرتا حنفی المذہب ہوں۔ شرک سے سخت متنفر ہوں۔ اگر یہاں کوئی ایسا امر ہوتا جو مشرکین میں ہوا کرتا ہے تو میں آپ سے ملاقات بھی نکرتا اور اسی وقت الٹے پاؤں واپس جاتا +

اس کے بعد حضرت نے جماعت کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اگر کوئی مہمان آوے اور سب و شتم تک بھی اس کی نوبت پہونچے تو تم کو چاہئے کہ چپ کر رہو۔ جس حال میں کہ وہ ہمارے حالات سے واقف نہیں ہے نہ ہمارے مریدوں میں وہ داخل ہے تو کیا حق ہے کہ ہم اس سے وہ ادب چاہیں جو ایک مرید کو کرنا چاہئے یہ بھی انکا احسان ہے کہ نرمی سے بات کرتے ہیں۔ خدا کرے کہ ہماری جماعت پر وہ دن آوے کہ جو لوگ محض ناواقف ہیں اگر وہ آدیں تو بھائیوں کی طرح سلوک کریں بھلا ان لوگوں کو کیا پڑی ہے کہ تکلیف اوٹھا کر کچی سڑک پر دھکے کھاتے آتے ہیں پیغمبر خدا فرماتے ہیں کہ زیارت کرنے والے کا حق ہے کہ جو چاہے کہے ہمارے لئے تلخی کرنا معصیت ہے انکا اسی لئے ٹھہرتا ہوں کہ یہ غلطی رفع ہو۔ بھائیوں کی طرح سلوک کیا کرو اور پیش آیا کرو۔ پیغمبر خدا نے فرمایا ہے کہ زیارت کرنے والے کا بڑا حق ہے کہ اگر مہمان کو ذرا بھی رنج ہو تو وہ معصیت میں داخل ہے۔

مورخہ ۱۴ فروری سنہ ۱۹۰۳ء پنجشنبہ

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے با جماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کیں سیر کے لئے آپ تشریف لائے اور قبل از نماز صبح مجلس فرمائی۔ دیگر اوقات میں کوئی مجلس قابل ذکر نہیں ہوئی

سیر

حضرۃ اقدس تشریف لائے تو آتے ہی آپ نے محمد یوسف صاحب نووارد مہمان سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ نے توقف کا ارادہ کر لیا ہے +

محمد یوسف صاحب — آج تو ضرور ہی ٹھہرونگا

حضرۃ اقدس — ہم آپ کو کتابیں دینگے۔ خود بھی دیکھنا اور دوسروں کو بھی دکھانا +

پھر آپ نے محمد یوسف صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا میں نے بہت غور کیا ہے جب کوئی مامور آتا ہے تو دو گروہ ہو جاتے ہیں ایک موافق دوسرا مخالف اور ہر عقل سلیم والا جانتا ہے کہ اس وقت ایک جذب اور ایک نفرت … ہو جاتی ہیں۔ تب بیمار طبیب سے فائدہ اوٹھاتا ہے ایک تو وہ اپنے تئیں بیمار خیال کرے دوسرے طبیب کو پہچان لیوے کہ یہ ضرور میرا علاج کریگا اسیطرح مرض کی بھی دو قسم ہوتی ہیں ایک وہ موذی ہوتی ہیں کہ انسان اس سے تکلیف محسوس کرتا ہے دوسرے مستوی جیسے برص کا داغ کہ ہے تو مرض مگر اس کے مریض کو کوئی تکلیف نہیں معلوم ہوتی یہ بڑھتا جاتا ہے مگر انسان کو اس کا دکھ نہیں ہوتا اسیطرح انسان کی حالت ہے وہ دنیا میں آتا ہے برص کی طرح اسے امراض لگے ہوئے ہوتے ہیں اسے اس بات کا علم نہیں ہوتا۔ سب سے اول اسے یہ چاہئے کہ مرض کو دریافت کرے جس میں وہ مبتلا ہے۔

[illegible]

بہت لوگ ہیں کہ کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور کلمہ گو بھی ہیں۔ مگر وہ مسیح کی ضرورت کو محسوس نہیں کرتے بات یہ ہے کہ اسلام میں داخل ہونا ایک مشکل امر ہے اور خدا دانی کوئی منہ کی بات نہیں جب سچے طور سے انسان کو آنکھ دی جاتی ہے اس وقت اس کو خدا کا خوف اور خشیت پیدا ہوتی ہے۔ کبائر تو موٹے گناہ ہیں جن کو ہر ایک جانتا ہے لیکن صغائر مشکل [illegible] انسان کو چھٹے ہوئے ہیں ان کا ترک کرنا ایک مشکل امر ہے لیکب نمی [illegible] تک انسان … ہو تب تک اسے [illegible]

ہی نہیں ہوتا جب یہ ہو تو وہ محسوس کرتا ہے کہ میں
ایک اور ہی نیا انسان ہوں اس وقت تک اُس کی
ترقی طلب بھی نہیں ہوتی یہ اس وقت ہوتی ہے جب
اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ میں گناہوں سے بچوں

نفس کے تین اقسام

انسان کے نفس کی تین قسمیں ہیں ایک
امارہ [illegible] بدی کی طرف
ہوتی ہیں۔ اس کو اس بات کا کچھ علم نہیں ہوتا کہ میں کیا
کر رہا ہوں جو کچھ نفس کراتا جاتا ہے کرتا ہے۔ اس کے بعد نفس لوامہ
ہے کہ انسان کو گناہوں کا علم تو ہو جاتا ہے مگر اس کو قدرت
عمل کی نہیں ہوتی کبھی بچتا ہے اور کبھی پھر اس میں مبتلا ہو
جاتا ہے لوامہ کے معنے ہیں ملامت کرنے والا یعنی اس
کا نفس گناہوں پر اسے ملامت کرتا ہے اس کے بعد پھر
نفس مطمئنہ ہے کہ اس کو اس کے گناہوں کے اوپر کامل غلبہ اور قدرت
نصیب ہوتی ہے وہ ہرگز ان کا مغلوب نہیں ہوتا تب انسان
آرام یافتہ ہوتا ہے۔ انسان کے لئے ابتدا میں نفس لوامہ
کا ہونا ضروری ہے تاکہ اسے گناہوں کی شناخت ہو جو
گناہ کی زندگی بسر کرتا ہے اُس پر اُسے حسرت ہو یہ بات
غلط ہے کہ کسی نبی یا ولی کے پاس جانے سے ایک دم میں
ہی ایک پھونک سے سب کچھ ہو جاتا ہے اور وہ ہدایت پا جاتا ہے
ہدایت تو اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے نہ نبی کا کام ہے نہ
کسی اور کا۔ سب سے اول انسان خود اپنے کبائر اور صغائر کا
علم حاصل کرے اپنی گذرانہ زندگی کو دیکھے بُری مجلسوں کو
ترک کرے۔ نیک صحبت اور نیک مجلس کو تلاش کرے
جب کوئی نیک آدمی اُسے ملجاوے تو سلیقہ اور ادب سے
تحصیل کرے بے باکی گفتگو ہرگز نہ کرے۔ بھلا بتلاؤ تو سہی
اگر ایک بڑے طبیب کے پاس جا کر کوئی اُس سے
جھگڑا شروع کر دے تو اس سے علاج کروا سکتا ہے
ہاں تجربہ کرنا چاہیئے اگر علاج اچھا ہو تو اس کے
پاس رہے ورنہ نہیں کیا اگر ایک بچہ ابتدا ہی میں
اوستاد سے الف پر بحث کرے کہ یہ الف کیوں ہے
تو وہ کیا حاصل کرے گا یہ تو بدبختی کی نشانی ہے
انسان کو چاہیئے کہ طالب صادق ہو اپنی مختصر زندگی
کے مطلب اور نا [illegible] کو پہچانے کہ میں کیوں آیا ہوں
میرا کیا کام ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے ما خلقت
الجن والانس الا لیعبدون جن وانس کو اسی لئے
پیدا کیا ہے کہ وہ خدا کی محبت اور معرفت ان کو حاصل
ہو اس لئے خدا کی مرضی کے برخلاف جو باتیں
ہیں ان کو دور کر کے ایک سیدھا سچا مسلمان ہو وے۔

انسان کا یہ خاصہ ہے کہ جب یقینی طور پر
اُسے کسی چیز کا ضرر معلوم ہو جاوے تو اُس سے ضرور
پرہیز کرتا ہے ایک انسان کو اگر کچھ روپیہ بھی سامنے دو
اور کہو کہ میں چار ماشہ کی ایک ڈلی سم الفار کی کھا جاؤں
تو کیا باوجود اس کے کہ وہ جانتا ہے کہ یہ مہلک ہے
اُسے کھاوے گا ہرگز نہیں کھاوے گا اسیطرح زہریلے
سانپ کے سوراخ میں ہاتھ نہیں ڈالتا۔ ان ایام
میں جہاں کہیں طاعون کثرت سے ہو کوئی وہاں داخل
نہیں ہوتا کیوں نہیں ہوتا اس لئے کہ ان کو یقین
ہے کہ یہ سب ہلاکت ہے تو جس حال میں ان چیزوں
سے ڈرتا ہے تو طبعی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ
پھر کیا وجہ ہے کہ گناہوں سے نہیں ڈرتا صرف
یہی ہے کہ اس کو یقین نہیں ہے اور اس کو اس بات
کا مطلق علم نہیں کہ گناہ مہلک ہے۔ جیسے پہلے
بیان کیا ہے کہ کوئی گناہ چھوٹے ہوتے ہیں اور
کوئی موٹے اور جیسے بعض چیزیں مثلاً اکثر جراثیم کے
کیڑے اس قدر باریک ہوتے ہیں کہ سوائے خوردبین
کے نظر نہیں آسکتے اسیطرح گناہ بھی ایسے باریک
ہوتے ہیں کہ جب تک معرفت کی خوردبین نہ ہو تو
کوئی ان پر آگاہ ہی نہیں پاسکتا صرف عارفانہ
آنکھیں ان کو دیکھتی ہیں انسان کی عام معمولی زندگی
میں کبائر اس لئے نظر آتے ہیں کہ وہ بھی معمولی گناہ
ہوتے ہیں اور صغائر کا ہرگز اسے علم نہیں ہوتا تو
اول ان گناہوں کا علم ہونا ضروری ہے جب انسان
نفس لوامہ کی حالت میں ہوتا ہے تو اُسے ان گناہوں
کا علم ہوتا ہے اور اس وقت وہ اُس خدا کو جو کہ بڑا
غیور ہے اور غیرت رکھتا ہے ایمانی طور پر ہی نہیں
بلکہ عرفانی طور پر دیکھ لیتا ہے اور اسے معلوم ہوتا ہے
کہ گناہ ایک سم قاتل ہے پھر اس سے بچنا چاہتا ہے۔

خدا نے جو یہ سلسلہ قائم کیا ہے اس سے دو
مطلب ہیں جو کہ خدا نے مجھ پر ظاہر کئے ہیں ایک تو اندرونی
اصلاح کہ دنیا میں جو تقوے طہارت گھٹ گیا ہے اس
کو از سر نو قائم کیا جاوے۔ تین قسم کے انسان ہوتے
ہیں ایک قسم تو وہ کہ ہنسی۔ تمسخر۔ اور ٹھٹھے میں اپنی
زندگی گذارتے ہیں ان کو دین سے کام نہیں۔ دوسرے
اوسط درجے کے لوگ جو کہ اپنے اندر ملونی رکھتے
ہیں گناہ بھی کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ نیکی بھی
کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے کہ جیسا کہ [illegible]
زہر ہو تو سارا کھانا ہی پھینکنے کے قابل ہو جاتا ہے
ایک وہ ہیں جو کہ باریک گناہوں کے مرتکب ہیں اگرچہ
ظاہری طور پر ایک انسان سمجھتا ہے کہ یہ بڑے
دیندار ہیں لیکن عجب اور ریا اور باریک باریک
معاصی میں مبتلا ہیں جو کہ عارفانہ خوردبین سے نظر
آتے ہیں اب خدا کا ارادہ ہے کہ دنیا میں تطہیر
اور پاکیزگی پھیلے اور ایک پاک جماعت پیدا ہو
جو کہ خدا سے ڈرتے رہیں اور نمونہ بنکر لوگوں کو اپنی
طرف کھینچیں تاکہ لوگ گناہوں سے بچیں۔

دوسرا مطلب یہ کہ کسر صلیب ہو
اب آپ عیسائی مذہب کے غلبہ کو دیکھیں کہ
پادریوں کا فتنہ کس قدر ہے۔ کیا کچھ نقصان انہوں
نے اسلام کو پہونچایا ہے ۳۰ لاکھ سے زیادہ مسلمان
ان کے ہاتھوں پر مرتد ہو چکے ہیں ہر گاؤں میں ہر
ہر محلہ میں انہوں نے ڈیرہ لگایا ہے کروڑہا ر
جات اور کتابیں اسلام کی تردید میں ان کی طرف سے
نکلکر مفت شائع ہوئے ہیں اور یہ اس قسم کے
فتنے ہیں کہ اس کی نظیر شروع سے لیکر کسی
زمانے میں نہیں ملتی اور ان کے حملے مختلف طور پر ہیں
اگر طبابت اور ڈاکٹری ہے تو اس میں بھی ایک حملہ
اسلام پر ہے اور پادری ترغیب دے رہے ہیں
کہ جس قدر عیسائی عہدہ دار ہیں وہ اپنی وجاہت کے
اثر سے دین عیسوی میں داخل کرنے کی کوشش کریں
ان کے مرد اسی کام میں لگے ہیں ان کی عورتیں
اسی کام میں لگی ہوئی ہیں کہ کسی طرح اسلام کو
ذلت پہونچے اور ہر طرح کے مکر و فریب کرتی
ہیں تاکہ ہمارے پیغمبر خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کو
ایک ذلیل سے ذلیل انسان اور قرآن شریف کو ایک
جعلی کتاب ثابت کریں۔ جو جوش تخریب اسلام کے
لئے ان کے دلوں میں ہے الفاظ اُسے ہرگز ادا
نہیں کر سکتے اب ذرا غور کرو کہ دیکھو میرے اندر
کیا خدا نے اپنے پاک دین کے لئے اس قدر جوش بھی نہیں دیا
یاد رکھو کہ جس قدر توہین اور تحقیر اسلام کی گئی ہے
اب خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کا تدارک کرے
اب دیکھو کہ ایک طرف صلیبی فتنہ انتہا کو پہنچ گیا ہے
ایک طرف صدی ختم ہو گئی ہے ایک طرف اندرونی
تقوے اور عبادت وغیرہ کیا با اعتبار ظاہر اور کیا
با اعتبار باطن بالکل نہیں رہا کسی طرف نظر اوٹھا کر دیکھو
کوئی خوشی نہیں ہوتی۔ فتح شکست کا مجھے خیال نہیں
خواہ فتح ہو یا نہ ہو محض ہمدردی سے مجھے یہ سب کچھ
کلام کرنی پڑتی ہے۔ اگرچہ مجھ پر افترا کئے جاتے ہیں
اور خود مجھے مفتری کہا جاتا ہے۔ ہنسی اور تمسخر مجھ پر
کیا جاتا ہے مگر تاہم ایک جوش جو میرے دل میں ڈالا
گیا ہے وہ مجھے چپ نہیں رہنے دیتا میرا مدعا یہ ہے
کہ خدا خوش ہو خدا میری دعا کو ضائع نہیں کرتا
ایک وقت وہ تھا کہ میں اکیلا پھرا کرتا تھا اور اب دو
لاکھ کے قریب لوگ میرے ساتھ ہیں اور جب کہ میں

تنہا تھا اس وقت خدا نے کہا کہ میں تیرے لئے ایک جماعت بناؤنگا فوج در فوج تیرے پاس آدینگے اور مجھے تاکید کی کہ ان باتوں کو نکہہ ... جیا نچہ الہام میں امرلو کا لفظ موجود ہے - انسان طالب حق کیلئے ایک ہی نشان کافی ہوتا ہے اور یہ اس کتاب میں درج ہے جو کہ ہندو سکھ - آریہ - مسلمان اور گورنمنٹ سبکے پاس موجود ہے بلکہ ... بھی روانہ کی گئی ہوئی ہے کوئی اس الہام سے انکار نہیں کرسکتا یہ پیشگوئی اس حال میں لکھی گئی کہ میں گوشۂ تنہائی میں تہا اور ایک احد من الناس تہا پھر ساتھ ہی یہ بھی بتلایا گیا کہ مخالفت ہوگی قتل کے ارادے ہونگے اور ایک بہت بڑی جماعت نکلوینگی بعض پیشگوئیوں کے بعض حصہ پورے نہیں ہوئے جیسے لکہا تہا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے یہ ابھی پوری ہونے والی ہے جو اس کا حصہ پورا ہوچکا ہے اس سے گورنمنٹ کو بھی انکار نہیں ہے اور یہ دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ جب ایک حصہ پورا ہوگیا تو دوسرا ضرور پورا ہوکر رہیگا -

ہندوؤن کے مقابل ایک پیشگوئی لیکھرام کی تھی یہ ایک بڑا بدزبان آریہ تہا - پیغمبر خدا صلعم کو گالیاں نکالتا اس کی کتابون کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایک سطر میں اس نے گالیاں دی ہوئی ہیں ایک ماہ قادیان میں رہا اور مجھ سے نشان مانگتا رہا کبھی کہتا چاند کو دو ٹکڑے کردو کبھی کچھ کبھی کچھ آخر میں نے اسے کہا کہ دو نشان ہوتے ہیں یا زندہ کو مارنا یا مردہ کو زندہ کرنا - اس نے خود لکھا کہ میری نسبت خبر دو میں نے توجہ کی خدا نے بتلایا کہ فلان سال فلان دن فلان وقت قتل سے اس کی موت ہوگی اس پیشگوئی کو شائع کردیا فرداً فرداً اس سے واقف ہیں پھر جسطرح بتلایا تہا اسیطرح قتل ہوا - نزول مسیح میں ہم نے اس کی لاش کی تصویر دی ہے کہ وہ ارتھی پہ پڑا ہوا ہے اور ہندو کھڑے ہو رہے ہیں اور یہ وہ تصویر ہے جو کہ خود ہندوؤن نے شائع کی تھی غرضیکہ یہ ایسے امور ہیں جو بالکل انسانی طاقت سے باہر ہیں جسطرح خدا نے چاہا اظہار کیا -

پھر میں کہتا ہون کہ ہمارا خدا تھکنے والا خدا نہیں اور وہ صرف گذشتہ نشانون پر بس نہیں کردیگا وہ ہر زمانہ میں طیار ہے - اگر گذشتہ نشانون سے ہمارے علماء مطمئن نہیں ہیں اور وہ ان کو نہیں مانتے تو خدا نشانات اور زیادہ دکھلا سکتا ہے - میں دعا کرسکتا ہون مگر یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا اور وہ عادت سے باز نہیں آتا - ... یہ مطلب اور مقصود ہونا چاہئے کہ کوئی امر خوارق عادت ظاہر ہو ان کو کوئی حق نہیں

کہ نشان کی تخصیص اپنی طرف سے کرین اگر وہ حق کو دیکھکر تکذیب کرینگے تو خدا کی غیرت کو اور زیادہ جنبش ہوگی - یہ لوگ جو اسطرح کے سوال کرتے ہیں کہ زمین کو الٹ کر دکھادو ٹکڑے ٹکڑے کردو اسی طرح کے سوالات تو کفار آنحضرت پر کیا کرتے تھے ہان اتنا طاقت سے باہر ایک امر ہوگا - اگر وہ اسے نہ مانین تو پھر خود پیدا کرکے دکھادوین میں نے لیکھرام کی نسبت پیشگوئی کی اس نے میرے مقابل ایک ۳ سال کی پیشگوئی کی کہ میں ہیضہ سے مرجاؤنگا اب اس معاملہ کو سات یا آٹھ برس ہوچکے ہیں اس کی تو ہڈیاں بھی موجود نہونگی حالانکہ میں خدا کے فضل سے چلتا پھرتا ہون ٭

یہ امور جو ایک صالح اور شریف کے واسطے قابل غور ہیں بشرطیکہ وہ اپنے نفس کا علاج کرانیوالا ہو اس کو یہ موقعہ نہیں ہے کہ بحث کرے اسے خیال کرنا چاہئے کہ خدا کا ایک قہری نشان موت (طاعون) سر پر ہے کسی کو کیا علم کہ اس نے کہان تک سیر کرنا ہے پھر نشانون میں سے یہ بھی ایک نشان ہے کہ طاعون کو ہماری نصرت کے واسطے بھیجا ہے ہم نے اس کی خبر اس وقت دی جبکہ اس کا نام و نشان بھی نہ تہا اور اس سے کئی سال پیشتر یہ کلمہ کہا گیا تہا کہ دیا مسیح الخلق عدوانا اب گاؤن کے گاؤن آرہے ہیں پس خدا کی خرق عادت ایسے ہی امور ہوتے ہیں جس شخص کے اندر حضرۃ ابوبکرؓ کی صفت ہوتی ہے اس کے واسطے نشانون کی چندان ضرورت نہیں ہوتی صرف چہرہ کو دیکھکر شناخت کرلیا کرتے ہیں ٭

محمد یوسف صاحب - یہ امور تو سب ٹھیک ہیں آپ اور کوئی امر خلاف واقعہ قرآن نہیں کہتے ہیں لیکن میں صرف اپنی عقل کے موافق رفع شکوک چاہتا ہون اور جہالت سے متنفر ہون -

حضرت اقدس - دیکھئے ایک طریق وکلاء کا ہوتا ہے کہ ان کو حق ناحق سے غرض نہیں ہوتی جس فریق کا مقدمہ لیلیا ہے اب اسی کی باتیں کرتے ہیں اور ایک خیال انسان کے اندر ہوتا ہے جس سے وہ خوشبو اور بدبو کا پتہ لیلیتا ہے وہ ایک قسم کا نور ہونا چاہئے جس سے انسان معصیت سے بچا رہتا ہے اب ان عیسائی آریہ وغیرہ پر دیکھا گیا ہے کہ سب اپنے مذہب کی پیچ کرتے ہیں ورنہ ان کے پاس کوئی دلائل حقانیت کے نہیں ہوتا ٭

محمد یوسف صاحب - یہ جو ہے کہ ہر صدی پہ مجدد ہونا چاہئے اس کے کیا معنے ٭

حضرت اقدس - یہ حدیث چونکہ مسلم ہے

اس لئے ہمین اس کے جواب دینے کی کیا ضرورت ہے (باقی آئندہ)

البدر

گذشتہ نمبر میں ہم نے اپنے معزز ناظرین کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ وہ البدر کے آخری صفحہ پر غور کرین کہ الصدیق کی بجائے کس مطبع اور قادیان کی بجائے کس مقام کا نام لکھا ہے اور اس کیا کیا نقص اخبار اور اس کی اشاعت میں ہوسکتے ہیں وہ بھی پیش کرکے ان کا علاج بھی لکھدیا تہا کہ یہ نقص اس صورت میں رفع ہوسکتے ہیں کہ کوشش کرکے اخبار کی اشاعت کو ایک ہزار تک اس لئے کردیا جاوے کہ ہمارے پاس ایک ہفتہ کا پورا کام ایک پریس کا ہوجاوے کیونکہ موجودہ اشاعت جو کہ ۳۰۰ ہے اس پر کسی صورت سے مطبع نہیں رکھا جاسکتا میں امید کرتا ہون کہ میرے معزز ناظرین جنکو بنسبت دوسری غیر مذاہب اقوام کے بفضل خدا اپنی قومی ضرورتون کو مذہبی رنگ میں محسوس کرنے کا زیادہ مادہ خدا نے بطفیل امام الزمان عطا کیا ہے میری درخواست پر نظر غور کئے بغیر ہرگز نہ رہینگے اور اگر آج ہر ایک موجودہ خریدار اپنی ہمت اور سعی سے صرف چار چار خریدار بہم پہونچانے کی کوشش کرے تو ایک ماہ کے اندر یہ سب شکایت رفع ہوسکتی ہے - البدر جیسے اخبار کی نسبت یہ کوشش کوئی مشکل امر نہیں ہے صرف ہمارے احباب کو اپنے دوستون میں اس کا چرچا رکھنا اس ضرورت کو ان کو محسوس کرانے کی دیر ہے اور ہم نے تو واقعات حقہ کو اس لئے درج کیا ہے کہ ہماری تحریر کو اخبار نویسون کا ایک ڈھکوسلہ نہ خیال کیا جاوے بلکہ اسے ایک ضرورت حقہ خیال کرکے پورا کرنے کی کوشش کی جاوے ٭

خریدار - ۲۰۹ - راولپنڈی - مواہب الرحمان کے صفحہ ۱۲۹ پر جن خوابون کا ذکر ہے وہ البدر جلد ۱ صفحہ ۴۳ - مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۰۲ء کی ظہر و عصر کی ڈائری اور صفحہ ۵۴ - مورخہ ۷ دسمبر کی ڈائری میں درج ہیں لیکن صفحہ ۴۷ والی رویا صرف البدر میں ہی ملسکتی ہے ٭

ازالہ اوہام - پہلی ایڈیشن کا ازالہ اوہام جو کہ چھوٹی سائز پر چھپا ہوا تہا ایک صاحب کو درکار ہے اگر کوئی صاحب فروخت کرنا چاہیں تو دفتر البدر میں اطلاع دین

نسیم دعوۃ - حضرت اقدس کی نئی تصنیف جو کہ آریون کے جلسہ پر تحفہ کے طور پر ان کو دی گئی ہے اور جس میں قرآن کریم کے نئے نئے حقائق اور معارف

درس قرآن مجید

گذشتہ اشاعت سے آگے

اسیطرح ایک دفعہ ڈاکو اور چوروں سے مین نے پوچھا کہ تم ڈاکہ اور چوری کو گناہ خیال کرتے ہو انہون نے کہا ہرگز نہیں مجھے چونکہ ان کے انتظامات کا علم تہا کہ ڈاکو کس طرح اکٹھے ہوتے ہین اور چور کس طرح نقب زنی کرتے ہین کہان کہان پہرہ ان کا ہوتا ہے - پھر ایک اندر جاتا ہے ایک سامان کو پکڑنے والا ہوتا ہے ایک ڈاک چورون کی بندھی ہوئی ہوتی ہے کہ مال کو جھٹ دوسری جگہ پہونچا دین پھر جس زرگر سے ان کی سازش ہوتی ہے وہ سونا چاندی گلانیکا سامان طیار رکھتا ہے کہ دیر نہ ہو مین نے ان سے پوچھا کہ جب تم آپس مین مال ایک دوسرے کے حوالے کرتے ہو تو اگر اس مین سے دوسرا کچھ نکال لیوے یا اگر کہین دباتے ہو تو دوسرا چوری سے کھود کر لے لے اور تم کو اطلاع نہ دے یا زرگر اپنے مقررہ حصے سے کچھ زیادہ رکھ لے تو پھر کیا کرتے ہو اس پر طیش مین آکر انہون نے جواب دیا کہ ہم ایسے خائن بے ایمان کی گردن مار ڈالین - مین نے کہا کہ خیانت اور چوری تو تمہارے نزدیک گناہ نہین - پھر اس کو سزا کیون دیتے ہو - کہنے لگے کہ نہین جی ایسے بے ایمان کو ہم کبھی شامل ہی نہین کیا کرتے پھر مین نے ان کو کہا کہ جب تمہارا مال کوئی بے ایمانی سے لے تو تم اسے گناہ کہتے ہو بتلاؤ تو جو دوسرے ... [illegible] لوگون کا انہون نے کمایا ہوا ہوتا ہے یہ کونسی ایمانداری

غرضیکہ ان نظائر سے پتہ لگتا ہے کہ ہر بدکار اپنی بدی کے ارتکاب مین ضرور ملزم ہے ہان اب یہ سوال ہو سکتا ہے کہ انسان ان بدکاریون کا کیون مرتکب ہوتا ہے کہ چھوڑ نہین سکتا یا اگر چھوڑنا چاہے تو اس کا کیا علاج ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ خدا تعالے نے انسان کو جو قوائے عطا کئے ہین ان سے جب ان کے تقاضا کے موافق حسب فرمودہ الہی وہ کام نہین لیا جاتا تو ان کی قوت زائل ہو جاتی ہے اور جو قوت ان کی بالضد بالمقابل ہوتی ہے وہ ترقی پاتی ہے اور بہت نشو ونما کرتی ہے یہ ایک ایسا بندھا ہوا قانون ہے کہ جس کے مشاہدہ کثرت سے اس عالم مین ہین تم نے دیکھا ہوگا کہ بعض ہندو فقیرون کے

ہاتہہ سوکھے ہوئے اور کھڑے ہوئے ہوتے ہین اس کی یہی وجہ ہوتی ہے کہ وہ ہاتھون کو ایک عرصہ تک کھڑا کر چھوڑتے ہین اور قدرت کے منشاء کے موافق ان سے کام نہین لیتے - نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کام کرنے کی طاقت ہاتہہ سے زائل ہو جاتی ہے اسی طرح اگر آنکھ کو تم چالیس دن تک ایسی پٹی باندھ چھوڑو کہ اس سے کچھ نظر نہ آوے تو آخرکار پھر اس سے قوت بینائی کم ہو جاوے گی اسیطرح سے جو لوگ نیکی کی قوتون سے کام نہین لیتے آخرکار وہ دن بدن کمزور ہوکر زائل ہو جاتی ہین اور ان کے مقابل پر بدی کی قوت ترقی پکڑتی پکڑتی آخرکار ایک جزو طبیعت ہو جاتی ہے پس جو لوگ بدکاریون مین مبتلا ہین انکا علاج یہی ہے کہ وہ ان کو دن بدن دبانا شروع کرین اور نفس کی مخالفت پر زور دیوین اور ساتھ ہی ساتھ اللہ تعالی سے بھی مدد مانگتے رہین آخرکار وہ ایک دن ان سے نجات پا جاوین گے کیونکہ جیسے ہم نے پیشتر بیان کیا ہے خدا کا لا تبدیل قانون یہی ہے کہ ہر انسانی فعل کے بعد ایک فعل الہی صادر ہوتا ہے انسان اگر نیکی کے قوائے سے کام لیتا ہے تو خدا تعالی بدن بدن اسے اور برکت دیتا ہے حتی کہ نیکی اس کی طبیعت کا جزو ہو جاتی ہے شکر نعمت پر از یاد نعمت کی یہی فلاسفی ہے اور جو لوگ خدا تعالے کے دئے ہوئے قوائے سے ٹہیک کام نہین لیتے وہ دن بدن بدیون پر دلیر ہوکر خدا کا غضب حاصل کرتے ہین یعنی وہ خدا کا نعمت کا کفر کرتے ہین اس لئے عذاب کے مستحق ہوتے ہین +

پس اس تفصیل سے خوب ظاہر ہو گیا ہے کہ ختم اللہ مین کس قسم کا جبر انسان کے اوپر نہین ہے کیونکہ ختم اللہ تو ایک فعل الہی ہے جو کہ انسانی فعل کے بعد حسب قانون قدرت ضروری ہونا تہا - خدا تعالے نے ہدایت کے ہدایت کے سامان ان کے لئے مہیا کئے مگر انہون نے ان سے کام نہ لیا اس لئے جو قوائے ترقی ایمان کے ان کو عطا ہوئے تہے وہ ان سے چھینے گئے اور حکمت بالغہ کا یہی نتیجہ ہونا چاہئے تہا - دیکھو اگر آج تم مین سے ایک کو تحصیلداری کے اختیارات دئے جاوین لیکن وہ ان کو استعمال نکرے اور تمام دن اور ہی کام کرتا رہے تو کیا گورنمنٹ وہ اختیارات اس کے پاس رہنے دیوے گی ہرگز نہین پس جبکہ دنیاوی مصلحت اور حکمت اس امر کا تقاضا نہین کرتی تو خدا تعالی پر کیون یہ امر

لازم ہو سکتا تہا +

ختم - اس کے معنے نشان کے ہین دوسرے مہر کے اول معنون کے رو سے یہ معنے ہوئے کہ اللہ نے ان کے دلون اور کانون پر نشان یا علامت کر دی تاکہ فرشتہ یا فرشتون کے رنگ کی انسانی مخلوق ان کو پہنچانکر ان سے مناسب حال سلوک کرے اہل فراست ان کو پہچان کر ان سے پرہیز کرین +

دوسرے معنون کے رو سے یہ معنے ہوئے کہ جب کسی شئے پر مہر لگ جاتی ہے اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ کوئی شئے اس کے اندر اب نہ داخل ہو سکتی ہے نہ باہر آ سکتی ہے یعنی اب ان کے دل کان اور آنکھ کسی حقیقت تک پہونچنے سے محروم کر دئے گئے ہین نہ حق داخل ہو سکتا ہے نہ کفر نکل سکتا ہے

قلوب ...... جمع قلب کی بمعنے دل - اس سے مراد گوشت کا وہ ٹکڑا نہین ہے جو آنکھون سے نظر آتا ہے وہ تو ایک گدہے مین بھی ہوتا ہے بلکہ قوت ادراکیہ ایک مجہول الکنہ جسکا تعلق اس انسانی قلب کے ٹکڑے سے ہے + قلب پر ختم کا یہ باعث ہوا کہ ان کو قلب الہی اس لئے دیا گیا تہا کہ وہ سوچتے کہ یہ شخص (محمد صلعم) مدت سے ہم مین رہتا ہے - اس کے اخلاق - عادات - تعلقات - معاملات لین دین وغیرہ سب امور پر نظر مارتے اس کی گذشتہ زندگی کو جانچتے - اس کی خلوت - جلوت - کے حالات کا مطالعہ کرتے آنحضرت صلعم نے دعوی کیا اور فرمایا قد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون اس دعوی اور تحدی پر غور کرتے جب انہون نے قلب سے قلب کا کام نہ لیا اور اس کو معطل رکھا تو آخر اللہ تعالی نے وہ نور ایمان ان سے لیلیا +

سمع یعنی کان اور سننا - اس پر ختم کا یہ باعث ہوا کہ اگر ان کا قلب اس قابل نہ تہا تو پھر کانون سے آپکی (یعنی آنحضرت صلعم) کی تعلیمات اور دعاوی اور دلائل کو ہی سنتا مگر جب یہ بھی نہ سنا تو آخر خدا نے یہ قوت بھی لیلی +

ابصار یعنی بصر یعنی بینائی - اس پر پٹی اس لئے پڑ گئی کہ سمع اور قلب کے جاتے رہنے کے بعد اگر قوت بینائی سے جو باقی رہ گئی تہی اس سے کام لیتا - آپکے ساتھ جو نشان تائیدات الہی کے تہے ان پر نظر ڈالتا - اپنے شہر کے چیدہ اور قابل قدر آدمیون کو دیکھتا کہ وہ کس کے ساتھ ہوتے جاتے ہین تو بھی اسے راہ حق ملجاتا مگر جب اس نے اس سے بھی کام نہ لیا تو خدا نے یہ بھی اس سے لیلیا - غرضیکہ کفر کیا تو قلب گیا - انذار

تازہ حالات

اور
دلچسپ خبرین

قادیان آریہ سماج کا پہلا سالانہ جلسہ اور تسلیم دعوت

احمدی نومسلمون کی طرف سے جو ایک شتہار تحقیق مذاہب کا نکلا تہا اس نے ایک غیر معمولی جوش آریہ سماج مین پیدا کردیا۔ اور اسی کا نتیجہ یہ جلسہ تہا۔ جسپر مختلف بلاد اور قادیان کے گرد نواح کے سکہ جاٹون اور دیگر سناتن دہرم ہندؤن کو یہ خلاف واقعہ امر جتلاکر کرکے کہ حضرۃ مرزا صاحب سے مباحثہ ہوگا شامل کیا گیا تہا تاکہ جلسہ کی رونق زیادہ ہو دو دن تک یہ جلسہ قادیان مین رہا اور جیسے کہ قومین حقائق اور معارف سے محروم ہیں خالی ڈہول کی طرح اوپر سے شور مچانا چاہتے ہین وہی کارروائی اُن سے یہان بھی... سرزد ہوئی۔ بیچارے اس کے سوا کر ہی کیا سکتے ہتے اس اشتہار کے ذریعے سے جو داغ ندامت ان کو لگا ہے اس کے دہونے کا صرف یہی ذریعہ ان کو سوجہا کہ قادیان مین ایک جلسہ کر مارا حالانکہ جو طریق حق تناسی کا احمدی نومسلمون نے پیش کیا تہا وہ ایک ایسا طریق تہا جس سے ہر ایک مذہب اور ملت کا آدمی فائدہ اوٹہا سکتا تہا اور آریہ سماج کے واسطے ایک عمدہ موقع تہا کہ حسب درخواست مشتہران لاہور مین ایک کانفرنس مذہبی کرتے اور اس مین ایسے مذاہب کے لیڈنگ ممبر جج مقرر کئے جاتے جنکا تعلق نہ آریہ سماج سے تہا نہ اسلام سے اور پھر اپنے اپنے مذہب کی خوبیان جو کہ آریہ سماج اور حضرت میرزا صاحب بیان کرتے اس پر وہ لوگ فیصلہ دیدیتے لیکن چونکہ آریہ سماج اس مین تہیدست تھی اس لئے اس نے اپنی عزت اسی مین دیکھی کہ خون لگاکر شہیدون مین مل جاوے۔ مگر ہمین کامل امید ہے کہ سلیم الفطرۃ اور ذی شعور لوگ ان کے اس ہتکنڈے اور بیدلی کو خوب تاڑ گئے ہون گے۔

اس جلسہ مین آریہ صاحبان نے حضرۃ میرزا صاحب کو بار بار مدعو کیا کہ وہ آکر بحث کرین مگر جب انہی مین سے چند آدمیون نے آکر حضرت میرزا صاحب سے کہا کہ آپ کیون نہین تشریف لاتے تو آپنے فرمایا کہ ایسے مباحثے جنکو تو آج کل دیکھ رہا ہوں مین ہوتی ہے اس مین ایک قسم کی بدمزگی ہوتی ہے سلامت روی اور راستی سے اگر کوئی بات ہو تو ہمین عذر نہین ہوتا میرا پہلے ہی سے ارادہ ہے کہ قادیان مین ایک ایسی جگہ بنائی جاوے جہان مختلف مذاہب اور فرقہ کے لوگ آکر آزادی سے کلام کر سکین مگر آج کل مباحثات کی صورت یہ ہے کہ... رفتہ رفتہ فحش کلامی اور گند تک نوبت پہنچتی ہے مین وہ طریق پسند کرتا ہون جس مین سب مساوی ہون جیسے تین گھنٹہ تک ایک فریق کا ممبر لو لے تو دوسرے کا کوئی حق نہ ہو کہ وہ ایک کلمہ بھی بول سکے اور تقریر ایسے پیرائے مین ہو کہ جس سے کسیکا دل نہ دکھے ناجائز ایسا حملہ کسی پر نہ کیا جاوے جو خود اس پر ہو سکتا ہے پھر اس کے بعد دوسرا فریق بھی اسی رعایت سے ۳ گھنٹہ تک بولتا رہے۔ ہم مانتے ہین کہ ہر ایک قوم مین شریف آدمی ہوتے ہین مگر عوام مین جوش زیادہ ہوتا ہے بعض باتین محل پر چسپان کی جاتی ہین عوام ان کو غلط فہمی سے کچہ اور سمجہکر اشتعال مین آجاتے ہین اور یہ بات کسی پر خاص نہین ہے ہندو۔ عیسائی۔ مسلمان سب اس مین شامل ہین اس لئے میرا جانا خلاف مصلحت ہے عام طور پر اب آپ تشریف لائے ہین تو ہم کلام نہین کرتے ایسے موقعون پر ٹھنڈے دل سے شریف لوگ بہت کم ہوتے ہین قبول کرنا نکرنا دوسری بات ہے لیکن اگر ٹھنڈے دل سے سنین تو مزا آجاتا ہے۔ ایک ادنی دس روپے کا مقدمہ ہوتا ہے تو اس پر مجسٹریٹ کتنی بیان بین کرتا ہے بیان لئے جاتے ہین۔ گواہ لئے جاتے ہین۔ تاریخین ڈالی جاتی ہین۔ تب جاکر وہ فیصلہ کرتا ہے تو مذہبی امور مین کس قدر چہان بین ضروری ہے اور جس طریق سے یہ لوگ باتین کررہے ہین کیا اس سے حق کھل سکتا ہے یہ تو بار بیت کا خیال ہے بعض سوالات ایسے ہوتے ہین کہ سائل تو ان کو ۵ منٹ مین بیان کرسکتا ہے جیسے علم طبعی کے مسائل۔ مگر جواب کے واسطے ۷ گھنٹہ درکار ہوتے ہین ایسے امور مین وقت کی پابندی بھی ظلم عظیم ہوتی ہے خدا کے لئے بات کرنے مین گیان ہوتا ہے چند ایک سمجہدار تو چپ رہینے مگر عوام الناس کو کون روکے پھر اگر مین جاؤن اور کوئی فساد ہو تو وہ میرے ذمے لگے اس لئے مین گوشہ تنہائی کو پسند کرتا ہون چند ورق مین نے لکہے ہین وہ مین جلسہ مین چہاپکر بہیجدونگا۔

اور اکثر لوگون نے آکر بیان کیا کہ ہم تو صرف اسی لئے آئے ہین کہ آپ کی زیارت ہوجاویگی جس امر کا اندیشہ حضرت اقدس کو تہا باوجودیکہ حضرت اقدس تشریف نہین لیگئے مگر آریہ سماج نے اپنے قول وفعل سے بتلا دیا کہ نقض امن کا اندیشہ ضرور ہے اور اس طرح سے ایک بڑا معجزہ حضرۃ اقدس کا اس جلسہ کے آخری دن مین ظاہر ہوا اور آریہ صاحبان جو گلا پہاڑ پہاڑ کر نشان طلب کررہے تھے ان کو ایک بین نشان ملگیا اور حضرت میرزا صاحب نے ان کی دعوت کے مقابلہ مین جو کچہ فرمایا تہا اس کے بعد ایک ایک لفظ کی تصدیق ہوگئی۔ یکم مارچ کو بعد از دوپہر جب لالہ یوگندرپال صاحب لکچر کے لئے کھڑے ہوئے تو انہوں نے ایک فرعونی رنگ مین یہ کہا کہ مین اب قرآن کا پول ظاہر کرتا ہون اگر مرزا صاحب مین طاقت ہے تو وہ میری زبان بند کرلین مرزا صاحب تو اُس وقت موجود نہ تھے اور نہ وہ سنتے تھے اور نہ مرزا صاحب کو اس قسم کی طاقت کا دعوی ہے مگر میرزا صاحب کا خدا موجود تھا وہ اس فرعونی آواز کو سنتا تہا اور جس ترتیب اور تدریج سے وہ ہر ایک ایسے مفکر کی زبان کو بند کیا کرتا ہے اسی طرح سے ان کی زبان بھی بند کی گئی لالہ یوگندرپال نے مورخہ ۲۷ اور ۲۸ فروری کو بہت بیباکی سے کام لیکر ایسے ایسے الفاظ اپنی زبان سے نکالے تھے جس مین اہل اسلام مین جوش پیدا ہوتا تہا اور قادیان کے مسلمان جو کہ اگرچہ حضرت مرزا صاحب کے مرید نہین ہین ان باتون کو سنکر بہ تقاضائے غیرت مشتعل ہوتے تھے اور چند ایک ذی شعور آریہ ان کی اس حالت کو دیکہکر یوگندرپال صاحب کو اشارون سے منع کرتے رہے بلکہ پولیس کے افسر جو کہ منتظم پولیس کے انچارج ہوکر قادیان مین اس جلسہ پر آئے تھے اون پر بھی یہ حقیقت کہل چکی تھی۔ جب لالہ صاحب نے یہ فرعونی کلمات کہکر اپنی زبان خدا کی کلام مین حقارت آمیز اور ناپاک الفاظ مین کہولی تو اس وقت پولیس افسر صاحب نے اپنے فرائض منصبی کو مدنظر رکھکر ایک رقعہ آریہ سماج کو روانہ کیا کہ ان کو تاکید کردی جاوے کہ یہ کلام کرنے مین اپنی زبان کو قابو۔ تاہم لالہ صاحب کو ایسا مسلوب الحواس تو خیال نہین کرتے کہ انہون نے رقعہ کے مضمون کو نہ سمجہا مگر ہان ان کو اپنی فطرت سے ضرور معذور خیال کرتے ہین چنانچہ پھر اسی قسم کے خطرناک اشتعال دہ الفاظ ان کی زبان سے نکلے جس سے پولیس افسر کو نقض امن کا اندیشہ پیدا ہوا اور آخر کار ان کو عین جلسہ مین کھڑا ہوکر کہنا پڑا۔

کہ مین تم کو بحیثیت ایک گورنمنٹ افسر کے

کہتا ہون کہ اپنی زبان کو روکو

ہمارے ناظرین سمجھ سکتے ہین کہ ایک شریف آدمی کے لئے برسر مجلس یہ کہا جانا کس قدر عظیم الشان بات تھی جو کہ ایک غیرتمند کو دریائے ندامت مین ڈبو دیتی ہے مگر یہان تو وہ شکل تھی کہ شرم چیز کیست کہ پیش مردان بیاید لالہ صاحب کو ان الفاظ نے بھی کچھ اثر نہ کیا اور ان کو مطلق خیال نہ آیا کہ مجھے ایک گورنمنٹ کے افسر نے روکا ہے اور انہون نے سٹیج پر کھڑے ہو کر اپنی آریہ قوم کا گورنمنٹ کی وفادار رعایا ہونے کا یہ نمونہ پیش کیا کہ باوجود ایک گورنمنٹ افسر کے رد کئے مرغی کی ایک ٹانگ کی طرح پھر بھی وہی بات رکھی آخر کار اس شور اور دل آزار کلام کو دیکھ کر لالہ رام بھج دت صاحب پردہان پریذیڈنٹ آریہ سماج پرتی ندہی کو خود اٹھ کر بھری مجلس مین علی الاعلان یہ کہنا پڑا۔

مین بحیثیت پردہان آریہ سماج ہونے کے لالہ لوگندرپال کو کہتا ہون کہ وہ اپنی زبان کو سنبھالیں

ناظرین اس ندامت کا اندازہ کرین جو کہ ایک ہری مجلس مین جس مین قریبًا ایک ہزار سے زیادہ لوگ موجود تھے ایک شخص کی اس طرح گت بنائی جانے سے پیدا ہو سکتی تھی آخر کار اسپر لالہ لوگندرپال دریائے ندامت مین غرق ہو کر بیٹھ گئے اور کہا کہ مین تقریر نہین کرتا گویا لالہ جی کے پاس صرف فحش اور گندہ بولنے اور دل آزار کلمات کہنے کے سوا کچھ اور نہ تھا اور ان کی وید کی تعلیم کا یہی کچھ ماحصل ان کے پاس تھا ...... جس کے بیان سے ان کو متواتر روکا گیا اس کے بعد چند ایک آریہ صاحبان نے ان کو کہا کہ عیسویت کی تردید مین کچھ کہو اور انہون نے جرات بھی کی مگر آخر کار خاموش نہ پڑا اور پھر کھڑے ہو کر جھاگ کی طرح بیٹھ گئے

غرضیکہ اس طرح سے اسلام کے قادر خدا نے ان کی زبان بند کر کے اپنے بندے مرزا غلام احمد صاحب کی عزت ظاہر کی اور دست بدستی معجزہ اور نشان ان کو دیا اور ظاہر کر دیا کہ حضرت مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ مین اس لئے نہین جاتا فساد نہ ہو پڑے بالکل درست ہے جبکہ مرزا صاحب جلسہ مین موجود نہین ہین تو ان لوگون کے اشتعال کی یہ حالت ہے اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اگر حضرت مرزا صاحب تشریف لے آتے تو کیا کچھ ہوتا اور اس اتنی کارروائی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس وقت آریہ اور احمدی فرقہ مین سے کون فرقہ امن پسند اور صلح دوست ہے آریہ صاحب تو اپنے زعم مین ایک سخت یورش کے ساتھ خود پسندی کر کے یہان آئے تھے اور حملہ کرنا چاہا تھا مگر خدا نے ان کے ہتھیارون سے خود انہی کو نشانہ بنا دیا اس واقعہ سے ہر ایک ذی عقل سمجھ سکتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کا اس قسم کی مباحثون کی رونق مین شریک ہونے سے انکار کس قدر مصلحت پر مبنی ہے اور وہ لوگ جو کہ حضرت اقدس کو بار بار تحدی سے ستائش کرتے ہین کس قدر مفسدہ پرداز ہین اور ان کے ارادہ اور نیتین کس قدر بد ہوتی ہین بہرحال یہ ایک عجیب نشان اور معجزہ ہے ہم اپنے امام اور احمدی بھائیون کو مبارکباد دیتے ہین انی مھین من اراد اھانتک کا نظارہ کس طرح ظاہر ہو رہا ہے سچ ہے والعاقبۃ للمتقین +

قصیدہ من تصنیف شیخ عبدالصمد صاحب احمدی کمپن صدر بازار چھاؤنی سیالکوٹ

جب سے جلوہ دکھا دیا تو نے	اپنا شیدا بنا لیا تو نے
جام وحدت پلا دیا تو نے	حق سے مجھکو ملا دیا تو نے
تین تھا بھولا ہوا رہ مولا	سیدھا رستہ لگا دیا تو نے
میری بے نور آنکھ کو پیارے	نور احمد دکھا دیا تو نے
ایک دم بھی نہین قرار مجھے	حبیبے جلوہ دکھا دیا تو نے
بالیقین ہے تو ہی مسیح زمان	دین مردہ جلا دیا تو نے
لوگ عیسٰی کو رب بنائے تھے	ابن مریم بنا دیا تو نے
جس کا مسکن کہین تھا عرش برین	اس کا مدفن دکھا دیا تو نے
کون مانے تھا موت عیسٰی کی	کس طرح سے منا دیا تو نے
خالق و غیب دان حی و قدیر	کہنے والا ہرا دیا تو نے
ایک موہوم بت نصارٰی کا	توڑ کر کے دکھا دیا تو نے
ماحی شرک ہے تو ای ہادی	شرک جگ سے مٹا دیا تو نے
نیوگ کی رسم کو چھپاتے تھے	اس کا پردہ اٹھا دیا تو نے
ہندو کہتے تھے لوگ نانک کو	اس کو مسلم بنا دیا تو نے
صدق اسلام کے دکھانے کو	پاک چولا دکھا دیا تو نے
جتنے ملا یہود سیرت تھے	سب کو الٹو بنا دیا تو نے
درس قرآن جو چھوڑ بیٹھے تھے	ان کو چسکا لگا دیا تو نے
کچھ نہ آتا تھا حظ نمازون مین	ذائقہ کیا چکھا دیا تو نے
جس نے اپنا بنا لیا تجھ کو	اس کو رب کا بنا دیا تو نے
تیرے ملنے کو گھر سے جو آیا	اس کو رب سے ملا دیا تو نے
تیری راہ مین جو سد راہ ہوا	اس کو نیچا دکھا دیا تو نے
ہین دعائین تیری پذیرا سب	حق کو سب کو دلا دیا تو نے
آتھم و لیکھرام و اندرمن	اور دو یا نند اوٹھا دیا تو نے
ہو کے مامور حق تعالٰی سے	ایک عالم ہلا دیا تو نے
کوئی مانے نہ مانے ہم کو	سب سے بہتر بنا دیا تو نے
نو بنی نصرت کی پاک حق نے	سب کو گھر گھر سنا دیا تو نے

(باقی آئندہ)

یکم اپریل سنہ ۱۹۰۳ء سے منی آرڈرون کی فیس مین یہ ترمیم کی گئی ہے کہ ہر پچیس روپے کے لئے چار آنے اور اس کی تعداد ہر پانچ روپیہ یا پانچ روپے کی کسر کے لئے ایک آنہ لیا جاویگا +

ممالک متوسط مین قحط کے خیراتی کامون کے مزدورون مین گذشتہ ہفتہ مین ۱۰ ہزار آدمیون کا اضافہ ہوا اور اب ان کی تعداد تیس ہزار تک پہنچ گئی ہے +

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ رنگون کی عدالت سے پادری مارو صاحب اور مسٹر سنڈر ایڈیٹر اخبار نیوز کو ایک لائیبل کے مقدمہ مین بالترتیب تین سو اور ڈیڑھ سو روپے جرمانہ کی سزا ہوئی +

میرٹھ مین شدت طاعون سے بازار خالی ہو گئے لوگ کاروبار چھوڑ کر بھاگ گئے ہین +

۱۴ فروری تک کل ہندوستان مین طاعون سے ۲۶ ہزار کے قریب موتین واقع ہوئی ہین +

چنیوٹ مین طاعون کا اس قدر زور ہے کہ تین چوتھائی شہر خالی ہو چکا ہے +

گوجرانوالہ سے افسوسناک خبر آئی کہ وہان طاعون سے ہر روز کئی جانین تلف ہوتی ہین +

چند روز ہوئے امیر کابل کے محل شاہی مین آگ لگ گئی مگر کوشش سے فورًا .... بجھائی گئی ہز ہائینس امیر کابل نے ان تمام آدمیون کو سنہری تمغے عطا کئے جنہون نے آگ بجھانے مین مدد کی تھی

سنہ ۱۸۹۷ء سے آج تک یعنی گذشتہ پانچ سال مین صوبہ پنجاب مین طاعون سے کل ۳ لاکھ ۸۴ ہزار مریض اور ۲ لاکھ ۶۲ ہزار آدمی ہلاک ہوئے

صمالی لینڈ کے ملا کی فوج مین ہیضہ پھیلا ہوا ہے اس ذلت جنگ جیا دہندہ ہے تو آخر مین انجام یہی ہونا ہے بہتر ہے کہ امام وقت کی اطاعت کر کے جنگ سے دست بردار ہون

حجاز ریلوے کی تعمیر کے لئے آج تک تمام ممالک سے اسی لاکھ روپیہ چندہ ہوا ہے یہ ریلوے حضرت مسیح موعود کی صداقت کا نشان ہے

ضروری اطلاع

حضرت اقدس نے تجویز فرمایا ہے کہ بیعت کنندگان کی پوری تعداد معلوم کرنے کے لئے ایک نیا رجسٹر کھولا جائے ہر ایک احمدی متنفس کو تاکید ہے کہ اپنے گرد و نواح مین ہر جگہ اطلاع کر دے کہ ہر ایک مقام اور گاؤن کا سربرآوردہ احمدی ممبر اپنے اپنے مقام کے احمدی ممبرون کی ایک مکمل فہرست بقید نام و ولدیت و ذات و تاریخ بیعت و پیشہ و مفصل پتہ سکونت عارضی و اصلی کے بنا کر

اور اسپر ہم پردہان صاحب سے سوال کرتے ہین کیا وہ ابھی شخص کو بار بار حضرت مرزا صاحب کے مقابلہ پر پیش کرنیکو طیار رہتے ہو۔

شیخ فیض علی معاہبہ مہتمم اخبار نے مطبع بشیر ہند امرتسر مین چھپوایا